بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر دُرِّ منثور

مترجم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

وجہ سے وہ اس سزا سے محفوظ ہو جاتے اور رجم کا فیصلہ ہمارے ضعیف لوگوں پر جاری ہو جاتا۔ ہم نے کہا ہم ایک ایسی چیز متعین کر لیتے ہیں۔ جو ان میں مناسب ہو یہاں تک کہ اس سزا میں سب برابر ہو جائیں تو ہم نے منہ کالا کرنا اور کوڑے مارنے کی سزا معین کر دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں وہ پہلا شخص ہوں جو تیرے حکم کو زندہ کرے گا جبکہ انہوں نے اسے ضائع کر دیا ہے حضور ﷺ نے اس کا حکم دیا تو اس پر رجم کر دیا گیا۔ یہودی اس آدمی پر پل پڑے جس نے نبی کریم ﷺ کو بتایا تھا اور اسے گالیاں دیں۔ انہوں نے کہا اگر ہم جانتے ہوتے کہ تو یہ کہے گا تو ہم یہ نہ کہتے کہ تو زیادہ عالم ہے پھر وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے لگے کہ جو کلام آپ پر نازل کیا گیا ہے اس میں بدکاری کی کیا حد ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ حکم اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خبر دی کہ اس کا تورات میں یہ حکم ہے سورۂ مائدہ وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مقتول کے بارے میں جو باہم جھگڑا کر رہے ہیں اس کے بارے میں پوری وضاحت ہے (1)۔

امام ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے حضرت مقاتل بن حیان رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت کے لئے اس میں رجم، حضور ﷺ پر ایمان اور آپ کی تصدیق کا حکم ہے۔ اس وضاحت کے بعد وہ حق سے اعراض کرتے ہیں، یہ یہودی مومن نہیں۔

إِنَّآ أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

"بے شک اتاری ہم نے تورات اس میں ہدایت اور نور ہے حکم دیتے رہے اس کے مطابق انبیاء جو (ہمارے) فرماں بردار تھے یہودیوں کو اور (اسی کے مطابق حکم دیتے رہے) اللہ والے اور علماء اس واسطے کہ محافظ ٹھہرائے گئے تھے اللہ کی کتاب کے اور وہ تھے اس پر گواہ۔ پس نہ ڈرا کرو لوگوں سے اور ڈرا کرو مجھ سے اور نہ بیچا کرو میری آیتوں کو تھوڑی سی قیمت سے اور جو فیصلہ نہ کرے اس (کتاب) کے مطابق جسے نازل فرمایا اللہ نے تو وہی لوگ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6 صفحہ 297، دار احیاء التراث العربی بیروت

کافر ہیں''۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے مقاتل سے (ھدی ونور) کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس میں گمراہی سے ہدایت اور بے بصیرتی سے نور موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک انبیاء اسی کے مطابق فیصلہ کرتے رہے۔ وہ ان یہودیوں کے حق میں تھے یا ان کے خلاف تھے نیز صوفیاء اور علماء بھی تورات کے بارے میں فیصلے کرتے رہے۔ وہ فیصلہ رجم کا تھا اور حضور ﷺ پر ایمان کا تھا۔ وہ سب اس پر گواہ تھے۔ اس لئے حضور ﷺ پر ایمان اور رجم کے بارے میں فیصلہ کرنے سے لوگوں سے نہ ڈرو۔ وہ کہتے ہیں انہوں نے حضرت محمد ﷺ اور رجم کا معاملہ ظاہر کر دیا ہے بلکہ یہ چیزیں چھپانے میں مجھ سے ڈرو۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الرَّبّٰنِیُّوْنَ سے مراد یہودیوں کے فقہاء اور احبار سے مراد ان کے علماء تھے۔ ہمارے سامنے یہ چیز ذکر کی گئی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم یہودیوں اور دوسرے اہل کتاب کے بارے میں فیصلے کریں گے (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابوالشیخ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ سے پہلے انبیاء اسی کے مطابق فیصلہ کرتے رہے جو اس تورات میں حق موجود تھا (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ربانیون اور احبار سے مراد فقہاء اور علماء ہیں (3)۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے ربانیون سے مراد فقہاء علماء ہیں، ان کا درجہ احبار سے زیادہ تھا (4)۔

حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ مروی ہے کہ ربانیون سے مراد یہود کے فقہاء اور احبار سے مراد علماء ہیں (5)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے یہودیوں میں سے دو آدمی تھے جنہیں صوریا کے بیٹے کہا جاتا تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی مگر اسلام نہ لائے اور حضور ﷺ سے عہد کیا کہ آپ ﷺ ان سے تورات کے متعلق جو بھی سوال کریں گے تو دونوں آپ ﷺ کو بتائیں گے۔ ان میں سے ایک ربی اور دوسرا حبر تھا۔ معاملہ یہ تھا کہ جب شریف اور مسکین بدکاری کریں گے تو کیا حکم ہوگا اور انہوں نے اس میں کیسے تبدیلی کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یہاں نبیوں سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہے اور ربانیون اور احبار سے مراد صوریا کے دونوں بیٹے ہیں (6)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ربانیون سے مراد عالم فقہاء ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ربانیون سے مراد مومن اور احبار سے مراد قراء ہیں یہ ربانیون اور احبار اس امر پر گواہ تھے کہ حضرت محمد ﷺ نے جو کہا ہے وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ اللہ کے نبی محمد ﷺ ہیں یہودی ان کے پاس آئے تو حضور ﷺ نے ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا (7)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 298، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 299
3۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 300
4۔ ایضاً
5۔ ایضاً
6۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 299
7۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 301